Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

فی پرچہ ۱ر

المصلح

صبح

۱۱ر صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ ۔ ۲۱ اخاء ۱۳۳۲ ہش ۔ ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۵۳ء ۔ نمبر ۱۶۹

امریکہ نے حکومت اسرائیل کو مالی امداد بند کر دینے کی دھمکی دیدی

دریائے اردن کا رخ بدلنے کے منصوبہ کو ترک کرنیکا مطالبہ

پیرس ۔ ۲۰ ر ۔ امریکہ نے حکومت اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ اگر شام کی سرحد کے ساتھ ساتھ دریائے اردن کا رخ بدلنے کا منصوبہ فوراً ترک نہ کیا گیا ۔ تو امریکہ ہر قسم کی مالی امداد بند کر دے گا ۔ امریکی دفتر خارجہ کے افسران نے کل اس انتباہ سے مطلع کرتے ہوئے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اسرائیل کے اس منصوبے کو امریکہ معاہدۂ صلح کی خلاف ورزی سمجھتا ہے ۔ علاوہ ازیں یہودیوں نے عارضی صلح کمیشن کا حکم ماننے سے انکار کر کے ایک اور بے قاعدگی کا بھی ارتکاب کیا ہے ۔ یاد رہے کمیشن نے "اسرائیل" کو حکم دیا تھا ۔ کہ وہ اس منصوبے پر عملدرآمد کو فوراً ترک کر دے ۔ یہودی سفیر متعینہ واشنگٹن نے کل امریکی دفتر خارجہ کو ایک یادداشت پیش کی ۔ جس میں درخواست کی گئی ہے کہ مالی امداد بند کرنے سے پہلے امریکہ یہودیوں کے نقطۂ نظر کو بھی سمجھنے کی کوشش کرے ۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ (بذریعہ ڈاک) ۱۷ ر اکتوبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے زخم میں بھی تکلیف ہے

۱۸ ر اکتوبر ۔ زخم بھی ہے اور بخار بھی ہو جاتا ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ؛

اسلامی اصول پاکستان کی ترقی میں ہرگز روک ثابت نہ ہونگے

مجلس دستور ساز میں کانگرسی ممبروں کے اعتراض کا جواب

کراچی ۲۰ ر اکتوبر ۔ پاکستان مجلس دستور ساز نے آج بھی بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور کرنے کے متعلق وزیر اعظم کی تحریکات پر بحث جاری رکھی ۔ آج بحث کا آٹھواں دن تھا ۔ مسٹر ابراہیم نے اپنی گزشتہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا ۔ پاکستان کے دستور میں ایک شق یہ بھی ہونی چاہیئے کہ سرکاری ملازمین کے تقرر اور ان کی ترقی وغیرہ کے مواقع پر یہ جائزہ لینے کا انتظام کیا جائے ۔ کہ وہ کس حد تک اسلامی احکام کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں ۔ آپ نے کہا اقلیتوں کا یہ خدشہ غلط ہے کہ اسلامی دستور ملک کی ترقی کی راہ میں روک ثابت ہوگا ۔ ہندوستان کی گزشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمان حکمرانوں نے غیر مسلموں سے انتہائی رواداری کا سلوک روا رکھا ۔

ملک شوکت علی نے جداگانہ طریق انتخاب کی حمایت کرتے ہوئے کہا کانگرس پارٹی کے جو ممبر مخلوط انتخاب کا مطالبہ کر رہے ہیں ۔ غالباً وہ مشرقی بنگال کی پسماندہ اقوام پر اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کا اقتدار قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ ملک شوکت علی کی تقریر جاری تھی کہ اجلاس کل پر ملتوی ہو گیا ؛

شمالی کوریا اور چین نے دعوت منظور کر لی

ٹوکیو ۲۰ ر اکتوبر ۔ پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ شمالی کوریا اور چین کی حکومتوں نے پن منجوم میں ۲۶ ر اکتوبر کو امریکی نمائندوں سے بات چیت کرنی منظور کر لی ہے ۔ اس ملاقات میں کوریا کی سیاسی کانفرنس کے انتظامات کے متعلق بات چیت کی جائے گی ؛

طلبا کے وفد کی مصروفیات

پشاور ۲۰ ر اکتوبر ۔ مشرقی پاکستان کے طلباء کا وفد ضلع ہزارہ کا سہ روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد پشاور واپس پہنچ گیا ۔ وفد آج درۂ خیبر دیکھنے جائے گا ؛

سیاسی کمیٹی نے مراکش سے متعلق عرب ایشیائی گروپ کی قرارداد مسترد کر دی

بولیویا کی پیش کردہ قرارداد منظور کر لی گئی

نیویارک ۲۰ ر اکتوبر ۔ کل اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے عرب ایشیائی گروپ کی وہ قرارداد مسترد کر دی جسمیں مراکش کو پانچ سال کے اندر اندر آزاد کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا ۔ قرارداد کے حق میں ۲۲ اور مخالفت میں ۲۸ ووٹ آئے ۔ ۹ ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا ۔ اس کے بالمقابل کمیٹی نے بولیویا کی قرارداد منظور کر لی جس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا ۔ کہ مراکش میں سیاسی اداروں کو ابھرنے اور آزادی سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دی جائے نیز سفارش کی گئی تھی کہ مراکش کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے فرانس اور مراکش کے نمائندے براہ راست گفت و شنید جاری رکھیں ؛

اجتماعی تحفظ کے معاہدے کے تحت

اردن دیگر عرب ملکوں سے امداد طلب کریگا

عمان ۲۰ ر اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ اجتماعی تحفظ کے مشترکہ معاہدے کے تحت اردن اسرائیل کے خلاف تمام عرب ممالک سے فوجی امداد طلب کرے گا ۔ اس معاہدہ کی رو سے عرب لیگ کے ساتوں ممبر ملک اس بات کے پابند ہیں کہ اگر ان میں کسی ایک پر حملہ ہوا ۔ تو وہ اس ملک کی امداد کو پہنچیں ۔ جس پر حملہ ہوا ہے ۔

— تھران ۲۰ ر اکتوبر ایران کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق پر اسی مہینے کے آخر میں مقدمہ چلایا جائے گا ؛

کوریا کے غیر جانبدار کمیشن کے اجلاس سے پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کا واک آؤٹ

پوسان ۲۰ ر اکتوبر ۔ کل کوریا میں غیر جانبدار کمیشن کے اجلاس سے پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کے نمائندے اٹھ کر چلے گئے ۔ ان کو شکایت یہ تھی کہ ہندوستانی فوج نے غیر کمیونسٹ جنگی قیدیوں کو سوال و جواب کے لئے کمیونسٹ نمائندوں کے سامنے لانے میں طاقت استعمال کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ سوئٹزرلینڈ کے نمائندے نے اس سے قبل یہ اعلان کیا تھا کہ ہم اس کے خلاف ہیں کہ جو قیدی پوچھ گچھ کے لئے کمیونسٹ نمائندوں کے سامنے آنا ہی نہیں چاہتے ۔ انہیں طاقت کے بل پر زبردستی ان کے سامنے لایا جائے ۔

شمالی بہار میں سیلاب سے نقصان

نئی دہلی ۲۰ ر اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سال شمالی بہار میں جو سیلاب آیا تھا ۔ اس میں ۳۶ کروڑ سے زیادہ کا نقصان ہوا ۔ ہزاروں آدمی بے خانماں ہو گئے ۔ اور لاکھوں ایکڑ زمین کو نقصان پہنچا ۔

مسٹر چرچل اکیلے ہی ماسکو جانے کے لئے تیار ہیں

پیرس ۲۰ ر اکتوبر ۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل نے امریکہ کو مطلع کیا ہے کہ عالمی کشیدگی دور کرنے کی خاطر وہ روس کے وزیر اعظم مالنکوف سے بات چیت کرنے کے لئے اکیلے ہی ماسکو جانے کے لئے تیار ہیں پچھلے دنوں وزراء خارجہ کی کانفرنس میں شرکت کے لئے جب امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس لنڈن آئے تھے ۔ تو مسٹر چرچل نے انہیں اپنی اس خواہش سے مطلع کرتے ہوئے کہا تھا ۔ کہ میں اس امر کا قائل ہو چکا ہوں کہ عالمی کشیدگی دور کرنے کے لئے روس کے ساتھ براہ راست گفت و شنید نہایت ضروری ہے ۔ اور اس کی خاطر میں اکیلا ہی روس جانے کے لئے تیار ہوں

سلامتی کونسل میں یہودیوں کی جارحانہ سرگرمیوں پر غور

نیویارک ۲۰ ر اکتوبر ۔ سلامتی کونسل نے کل عربوں کی اس شکایت پر غور کرنا شروع کیا ۔ کہ "اسرائیل" معاہدہ صلح کی خلاف ورزیاں کر رہا ہے ۔ یہ اجلاس خاص طور پر تین بڑی طاقتوں کے وزراء خارجہ کے ایماء پر اس لئے طلب کیا گیا تھا کہ تا اسرائیل اور اردن کی سرحد پر یہودیوں کی تازہ جارحانہ کارروائی پر غور کیا جائے ۔ کونسل نے امریکی نمائندے مسٹر ہنری کیبٹ لاج کی تحریک پر یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ پہلے مصالحتی کمیشن کے چیف آف اسٹاف جنرل بینک سے صورت حال کے متعلق رپورٹ طلب کی جائے اجلاس کو ملتوی کر دیا ۔ چنانچہ جنرل بینک کو فلسطین سے فوری طور پر نیویارک طلب کیا گیا ہے ۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی ۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۱ اخاء ۱۳۳۲ ہش

قرآنی قانون — اور — قائداعظم

(۱)

قائداعظم مرحوم نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار اس امر کو واضح کیا تھا۔ کہ پاکستان کا دستور اسلامی اصولوں پر بنایا جائے گا۔ آپ نے یہاں تک فرمایا تھا۔ کہ ہمیں کوئی نیا دستور ایجاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا دستور تو پہلے ہی بنا بنایا قرآن کریم کی صورت میں موجود ہے۔ مگر جہاں قریباً تمام مسلمانوں کے فرقے قائداعظم کے ان اعلانات پر پورا پورا یقین رکھتے تھے۔ اور انہوں نے پاکستان کے لئے جدوجہد میں پورے عزم اور استقلال سے حصہ لیا۔ یہاں تک کہ آخر وہ مسلمانوں کے علیحدہ ریاست کے قیام میں کامیاب ہوئے۔ وہاں مسلمانوں کے چند گروہ ایسے بھی تھے۔ جو قائداعظم اور آپ کے ساتھیوں پر صبح و شام الزام تراشیاں کرتے۔ اور عمداً ان کے خلاف گمراہ کن پراپیگنڈا کرتے تھے۔ جس سے وہ پاکستان کے مقصد کو سخت نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ کانگرسی علماء احرار اور مومن کانفرنس ایسی ہی جماعتیں تھیں۔ مگر ان سے بھی بڑھ کر مودودی صاحب اور ان کی جماعت تھی۔ اس جماعت نے نہ صرف پمفلٹوں۔ بیانوں اور تقریروں سے عوام کو قائداعظم اور مسلم لیگ کے خلاف کھڑا کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ اپنی مستقل تصنیفات میں قائداعظم کی جدوجہد کو غیر اسلامی اور پاکستان کے حصول کو محض ایک قومی اور لادینی ریاست کے حصول سے تعبیر کیا۔ ذیل میں ہم آپ کی مشہور اور مستقل تصنیف "مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش" کے حصہ سوم سے ایک طویل اقتباس درج کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ مودودی صاحب اس اسلامی ریاست کے متعلق کیا خیالات رکھتے تھے۔ اور کس طرح وہ اسلام کے نام پر قیام پاکستان کی مخالفت کا جذبہ عوام کے دلوں میں ابھارنے کی کوشش کرتے رہے۔ اس تصنیف کی چھٹی ایڈیشن میں جو پاکستان بننے کے بعد لاہور سے ۱۹۴۷ء میں شائع کی گئی۔ صفحہ ۱۰۳/۱۰۸ "پاکستانی خیال کے لوگ" کی ذیلی سرخی کے زیر فرماتے ہیں:-

"(۱) پہلے دعوت کو لیجئے۔ ان کے ذمہ دار لیڈروں کی تقریریں' ان کی نمائندہ مجالس کی قراردادیں۔ ان کے کارکنوں کی باتیں۔ ان کے اہل قلم کی تحریریں۔ سب کی سب اس امر کی شہادت دیتی ہیں۔ کہ ان کی دعوت اصل میں ایک قوم پرستانہ دعوت ہے۔ یعنی ان کی پکار اسلام کے نصب العین کی طرف نہیں ہے۔ بلکہ اس طرف ہے۔ کہ ان کی قوم متفق و متحد ہو کر ہندو قوم کے مقابلہ میں اپنے دنیوی مفاد کی حفاظت کرے۔ گویا جس طرح آزادی پسند لوگوں نے انگریزوں کو اپنا قومی حریف بنایا ہے۔ اسی طرح انہوں نے ہندوؤں کو اپنا قومی حریف بنا لیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ اور "آزادی پسند" حضرات ایک سطح پر کھڑے ہیں۔ لیکن جس چیز نے ان کی بہ نسبت ان کی روش کو اسلام کے لئے اور زیادہ مضر بنا دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ تو وطن اور وطنی مفاد کے نام پر لڑتے ہیں۔ مگر یہ اپنی قومی اور دنیوی لڑائی میں بار بار اسلام اور مسلم کا نام لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اسلام خواہ مخواہ ایک فریق جنگ بن کر رہ گیا ہے۔ اور غیر مسلم قومیں اس کو اپنا سیاسی اور معاشی حریف سمجھنے لگی ہیں۔ اس طرح انہوں نے نہ صرف اپنے آپ کو اسلام کی دعوت کے قابل نہیں رکھا ہے۔ بلکہ اسلام کی اشاعت کے راستے میں اتنی بڑی رکاوٹ پیدا کر دی ہے۔ کہ اگر دوسرے مسلمان بھی یہ کام کرنا چاہیں۔ تو غیر مسلموں کے دلوں کو اسلام کے لئے مقفل پائیں گے۔"

(۲) "اب دیکھیے۔ کہ یہ اپنی جماعتی تشکیل کس ڈھنگ پر کرتے ہیں۔ ان کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ یہ ان سب لوگوں کو جو ازروئے پیدائش مسلمان قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنی جماعت کی رکنیت کا بلاوا دیتے ہیں۔ اور جو اس کو قبول کرے اسے ابتدائی رکن بنا لیتے ہیں۔ پھر انہی ابتدائی ارکان کے ووٹوں سے ذمہ دار کارکن اور عہدہ دار منتخب ہوتے ہیں۔ اور انہی کی کثرت رائے سے تمام معاملات انجام دیئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ طریقہ صرف قومی تنظیم ہی کے لئے موزوں ہو سکتا ہے۔ اور اس طریقہ سے جو نظام بنے وہ اس کے سوا کچھ نہیں کر سکتا۔ کہ ایک قوم کی خواہشات جیسی کچھ بھی ہوں۔ ان کے حصول کی کوشش کرے۔ رہی ایک اصولی تحریک۔ تو اس کو چلانے کے لئے یہ تحریک جماعت سازی نہ صرف بیکار بلکہ مضر ہے۔ ایک قوم کے تمام افراد کو محض اس وجہ سے کہ وہ نسلاً مسلمان ہیں۔ حقیقی معنی میں مسلمان فرض کر لینا اور یہ امید رکھنا کہ ان کے اجتماع سے جو کام بھی ہوگا۔ اسلامی اصول ہی پر ہوگا۔ پہلی اور بنیادی غلطی ہے۔ یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں۔ نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔ نہ ان کا اخلاقی نقطۂ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔ باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آ رہا ہے۔ اس لیے یہ مسلمان ہیں۔ نہ انہوں نے حق کو حق جان کر اسے قبول کیا ہے۔ اور نہ باطل کو باطل جان کر اسے ترک کیا ہے۔ ان کی کثرت رائے کے ہاتھ میں باگیں دے کر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستے پر چلے گی۔ تو اس کی خوش فہمی قابل داد ہے۔

اس کے بعد اس طریقہ کا جائزہ لیجئے جس سے یہ بزعم خود اسلامی نصب العین تک پہونچنے کی امید رکھتے ہیں۔ ان کی تجویز یہ ہے کہ پہلے اسی جمہوری دستور کے مطابق جو انگریزی حکومت یہاں نافذ کرنا چاہتی ہے مسلم اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں کی اپنی حکومت قائم ہو جائے۔ پھر کوشش کی جائے گی۔ کہ یہ قومی حکومت اسلامی نظام حکومت میں تبدیل ہو جائے۔ لیکن یہ ویسی ہی غلطی ہے جیسی آزادی ہند کو مقدم رکھنے والے حضرات کر رہے ہیں۔ ان کی تجویز پر مجھے جو اعتراضات ہیں۔ بعینہٖ وہی اعتراضات ان کی تجویز پر بھی ہیں۔ ان کا خیال بالکل غلط ہے کہ مسلم اکثریت کے صوبوں میں حاکمیت جمہور کے اصول پر خود مختار حکومت کا قیام آخرکار حاکمیت رب العالمین کے قیام میں مددگار ہو سکتا ہے۔ جیسی مسلم اکثریت اس مجوزہ پاکستان میں ہے ویسی ہی بلکہ عددی حیثیت سے بہت زیادہ زبردست اکثریت افغانستان ایران۔ عراق۔ ٹرکی اور مصر میں موجود ہے اور وہاں اسکو وہ پاکستان حاصل ہے۔ جس کا یہاں مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ پھر کیا وہاں مسلمانوں کی خود مختار حکومت کسی درجہ میں بھی حکومت الٰہیہ کے قیام میں مددگار ہے۔ یا ہوتی نظر آتی ہے؟ مددگار ہونا تو درکنار میں پوچھتا ہوں۔ کیا آپ وہاں حکومت الٰہی کی تبلیغ کر کے پھانسی یا جلاوطنی سے کم کوئی سزا پانے کی امید کر سکتے ہیں؟ اگر آپ وہاں کے حالات سے کچھ بھی واقف ہیں۔ تو آپ اس سوال کا جواب اثبات میں دینے کی جرأت نہ کر سکیں گے۔ اور جب صورت حال یہ ہے تو آپ کو غور کرنا چاہیئے کہ آخر اسلامی انقلاب کے راستہ میں مسلمان قوموں کی ان آزاد حکومتوں کے سد راہ ہونے کا سبب کیا ہے؟"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم ص ۱۰۶-۱۰۷)

یہ امر قابل غور ہے کہ اس کتاب کی یہی ایڈیشن پاکستان بننے سے پہلے اسی طرح شائع ہوئی تھی۔ اور بعد کی پاکستانی ایڈیشن میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی قائد اعظم نے خاصکر انہی لوگوں کے جواب میں قیام پاکستان کے بعد جنوری ۱۹۴۸ء میں کراچی بار ایسوسی ایشن کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"میں لوگوں کے اس گروہ کی ذہنیت سمجھنے سے قاصر ہوں۔ جو عمداً شر پیدا کرنے کے درپے ہیں۔ اور یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ کہ پاکستان کا دستور اسلامی شریعت کی بنیاد پر نہیں ہوگا۔ اسلامی اصول لاجواب ہیں۔ آج بھی یہ اصول زندگی پر اسی طرح منطبق ہوتے ہیں۔ جس طرح تیرہ سو برس قبل ہوتے تھے میں ان لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں جو گمراہ ہیں۔ اور ان کو جو پروپیگنڈے سے گمراہ ہو گئے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اسلام اور اس کے بلند تصور نے ہمیں جمہوریت سکھائی ہے۔ اسلام مساوات انصاف اور ہر ایک کے ساتھ خوش معاملگی کی تعلیم دیتا ہے۔ کسی کے لئے اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ وہ اس جمہوریت مساوات اور آزادی سے ڈرے۔ جو دیانت۔ خوش معاملگی کی تعلیم دیتا ہے۔ کسی کے لئے اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ وہ اس جمہوریت مساوات اور آزادی سے ڈرے۔ جو دیانت۔ خوش معاملگی اور انصاف کے بلند ترین معیار پر مبنی ہے۔ ہر شخص کے لئے ہمیں آئندہ دستور بنانے دو۔ ہم بنائیں گے اور دنیا کو دکھائیں گے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہت بڑے استاد تھے۔ وہ بہت بڑے واضع قانون تھے۔ وہ بہت بڑے ماہر سیاست تھے۔ وہ بہت بڑے با اقتدار فرمانروا تھے۔ جنہوں نے حکومت کی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جب اسلام کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ تو وہ اسے نہیں سمجھتے"۔

(اخبار مقاصد کراچی ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

(باقی)

پتہ مطلوب ہے عبدالواحد صاحب ولد کرم دین صاحب ساکن چک ۱۲۵ شمالی ڈاکخانہ ملانوالی ضلع سرگودھا کے موجودہ پتہ کی نظارت امور عامہ کو فوری ضرورت ہے۔ لہذا عبدالواحد صاحب خود یا ان کے کسی عزیز یا واقف کار کی نظر سے یہ اعلان گزرے تو وہ فوراً اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقائق الاشیاء معلوم کرنے کا صحیح طریق

"اصل بات یہ ہے۔ کہ جو کچھ ارواح کے تعلق قبور کے متعلق احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں آیا ہے۔ بالکل سچ اور درست ہے۔ ہاں یہ دوسرا امر ہے۔ کہ اس تعلق کی کیفیت اور کُنہ کیا ہے۔ جس کے معلوم کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ البتہ یہ ہمارا فرض ہو سکتا ہے۔ کہ ہم یہ ثابت کر دیں۔ کہ اس قسم کا تعلق قبور کے ساتھ ارواح کا ہوتا ہے۔ اور اس میں کوئی محال عقلی لازم نہیں آتا۔ اس کے لئے ہم اللہ تعالےٰ کے قانونِ قدرت میں ایک نظیر پاتے ہیں۔ در حقیقت یہ امر اسی قسم کا ہے۔ جیسے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض امور کی سچائی اور حقیقت صرف زبان ہی سے معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کو ذرا وسیع کر کے ہم یوں کہتے ہیں۔ کہ حقائق الاشیاء کے معلوم کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے مختلف طریقے رکھے ہیں۔ بعض خواص آنکھ کے ذریعے معلوم ہوتے ہیں۔ اور بعض صداقتوں کا پتہ صرف کان لگاتا ہے۔ اور بعض ایسی ہیں۔ کہ حسِ مشترک سے ان کا سراغ چلتا ہے۔ اور کتنی ہی سچائیاں ہیں۔ کہ وہ مرکزِ قویٰ یعنی دل سے معلوم ہوتی ہیں۔ غرض اللہ تعالےٰ نے صداقت کے معلوم کرنے کے لئے مختلف طریق اور ذریعے رکھے ہیں۔ مثلاً مصری کی ڈلی کو اگر کان پر رکھیں۔ تو اس کا مزا معلوم نہ کر سکیں گے۔ اور نہ اس کے رنگ کو بتلا سکیں گے۔ ایسا ہی آنکھ کے سامنے کریں گے۔ تو وہ اس کے ذائقہ کے متعلق کچھ نہ کہہ سکے گی۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ حقائق الاشیاء کے معلوم کرنے کے لئے مختلف قویٰ اور طاقتیں ہیں۔ اب آنکھ کے متعلق اگر کسی چیز کا ذائقہ معلوم کرنا ہو۔ اور وہ آنکھ کے سامنے پیش ہو۔ تو کیا ہم یہ کہیں گے۔ کہ اس چیز میں کوئی ذائقہ ہی نہیں۔ یا آواز نکلتی ہو۔ اور کان بند کر کے زبان سے وہ کام لینا چاہیں۔ تو کب ممکن ہے۔ آج کل کے فلسفی مزاج لوگوں کو یہ بڑا دھوکا لگا ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے عدمِ علم کی وجہ سے کسی صداقت کا انکار کر بیٹھتے ہیں۔

روزمرہ کے کاموں میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ سب کام ایک شخص نہیں کرتا۔ بلکہ جداگانہ خدمتیں مقرر ہیں۔ سقّہ پانی لاتا ہے۔ دھوبی کپڑے صاف کرتا ہے۔ باورچی کھانا پکاتا ہے۔ غرضیکہ تقسیمِ محنت کا سلسلہ ہم انسان کے خود ساختہ نظام میں بھی پاتے ہیں۔ پس اس اصل کو یاد رکھو۔ کہ مختلف قوتوں کے مختلف کام ہیں۔ انسان بڑے قویٰ لے کر آیا ہے۔ اور طرح طرح کی خدمتیں اسی کی تکمیل کے لئے ہر ایک قوت کے سپرد ہیں۔ نادان فلسفی ہر بات کا فیصلہ اپنی عقلِ خام سے چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ بات غلطِ محض ہے۔ تاریخی امور تو تاریخ ہی سے ثابت ہوں گے۔ اور خواص الاشیاء کا تجربہ بدوں تجربہ صحیحہ کے کیونکر لگ سکے گا۔ امورِ قیاسیہ کا پتہ عقل دیگی۔ اسی طرح پر متفرق طور پر الگ الگ ذرائع ہیں۔ انسان دھوکہ میں مبتلا ہو کر حقائق الاشیاء کے معلوم کرنے سے تب ہی محروم ہو جاتا ہے۔ جبکہ وہ ایک ہی چیز کو مختلف امور کی تکمیل کا ذریعہ قرار دے لیتا ہے۔ میں اس اصول کی صداقت پر زیادہ کہنا ضروری نہیں سمجھتا۔ کیونکہ ذرا سے فکر سے یہ بات خوب سمجھ میں آجاتی ہے۔ اور روزمرہ ہم ان باتوں کی سچائی کو دیکھتے ہیں۔ پس جب روح جسم سے مفارقت کرتی ہے۔ یا تعلق پکڑتی ہے۔ تو ان باتوں کا فیصلہ عقل سے نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو فلسفی اور حکماء ضلالت میں مبتلا نہ ہوتے۔ اسی طرح پر قبور کے ساتھ جو تعلق ارواح کا ہوتا ہے۔ یہ ایک صداقت تو ہے۔ مگر اس کا پتہ دینا اس آنکھ کا کام نہیں۔ یہ کشفی آنکھ کا کام ہے۔ وہ دکھاتی ہے اگر محض عقل سے اس کا پتہ لگانا چاہو۔ تو کوئی عقل کا پتلا اتنا ہی بتائے۔ کہ روح کا وجود بھی ہے کہ نہیں؟ ہزار اختلاف اس مسئلہ پر موجود ہیں۔ اور ہزارہا فلاسفر دہریہ مزاج موجود ہیں۔ جو منکر ہیں۔ اگر نری عقل کا یہ کام ہوتا۔ تو پھر اختلاف کا کیا کام؟ کیونکہ جب آنکھ کا کام دیکھنا ہے۔ تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ زید کی آنکھ تو سفید چیز کو دیکھے۔ اور بکر کی ویسی ہی آنکھ اس سفید چیز کا ذائقہ بتلائے۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ نری عقل روح کا وجود بھی یقینی طور پر نہیں بتلا سکتی۔ چہ جائیکہ اس کی کیفیت اور تعلقات کا علم پیدا کر سکے۔ فلاسفر تو روح کو ایک سبز لکڑی کی طرح مانتے ہیں۔ اور روح فی الخارج ان کے نزدیک کوئی چیز ہی نہیں۔ یہ تفاسیر روح کے وجود اور اس کے تعلق وغیرہ کی چشمۂ نبوت سے ملی ہیں۔ اور نرے عقل والے تو دعویٰ ہی نہیں کر سکتے۔ اور اگر کہو کہ بعض فلاسفروں نے کچھ لکھا ہے۔ تو یاد رکھو۔ کہ انہوں نے منقولی طور پر چشمۂ نبوت سے کچھ لے کر کہا ہے۔ پس جب یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ روح کے متعلق علوم چشمۂ نبوت سے ملے ہیں۔ تو یہ امر کہ ارواح کا قبور کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ اس چشمہ سے دیکھنا چاہیئے۔ اور کشفی آنکھ نے بتلایا ہے۔ کہ اس تودۂ خاک سے روح کا ایک تعلق ہوتا ہے۔ اور السلام علیکم یا اھل القبور کہنے سے جواب ملتا ہے۔ پس جو آدمی ان قویٰ سے کام لے جن سے کشفِ قبور ہو سکتا ہے۔ وہ ان تعلقات کو دیکھ سکتا ہے۔

ہم ایک بات مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ کہ ایک نمک کی ڈلی اور ایک مصری کی ڈلی رکھی ہو۔ اب عقلِ محض ان پر کیا فتویٰ دیگی۔ ہاں اگر ان کو چکھیں گے۔ تو جداگانہ مزا ان سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہ نمک ہے اور وہ مصری ہے۔ لیکن اگر حسِّ لسان ہی نہیں۔ تو نمکین اور شیریں کا فیصلہ کوئی کیا کریگا؟ پس ہمارا کام صرف دلائل سے سمجھا دینا ہے۔ آفتاب کے چڑھنے میں جیسے ایک اندھے کے انکار سے کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اور ایک مسلوب القوۃ کے طریقِ استدلال سے فائدہ نہ اٹھانے سے اس کا ابطال نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کشفی آنکھ نہیں رکھتا۔ تو وہ اس تعلق ارواح کو کیونکر دیکھ سکتا ہے۔ پس اس کے انکار سے محض اس لئے کہ وہ دیکھ نہیں سکتا۔ اس کا انکار جائز نہیں ہے۔ ایسی باتوں کا پتہ نری عقل اور قیاس سے کچھ نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے انسان کو مختلف قویٰ دیئے ہیں۔ اگر ایک ہی قوت سب کام دیتی۔ تو پھر اس قدر قویٰ کے عطا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ بعض کا تعلق آنکھ سے ہے۔ اور بعض کا کان سے۔ بعض زبان سے متعلق ہیں۔ اور بعض ناک سے۔ مختلف قسم کی حسیں انسان رکھتا ہے۔ قبور کے ساتھ تعلق ارواح کے دیکھنے کے لئے کشفی قوت و حس کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ تو وہ غلط کہتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی ایک کثیر تعداد۔ کروڑہا اولیاء و صلحاء کا سلسلہ دنیا میں گذرا ہے۔ اور مجاہدات کرنے والے بیشمار لوگ ہو گذرے ہیں۔ اور وہ سب اسی امر کی زندہ شہادت ہیں۔ گو اس کی اصلیت اور تعلقات کی وجہ عقلی طور پر ہم معلوم کر سکیں یا نہ کر سکیں۔ مگر نفسِ تعلق سے انکار نہیں ہو سکتا۔ غرض کشفی دلائل ان ساری باتوں کا فیصلہ کر دیتے ہیں۔ کان اگر نہ دیکھ سکیں۔ تو ان کا قصور۔ وہ اور قوت کا کام ہے۔ ہم اپنے ذاتی تجربہ سے گواہ ہیں کہ روح کا تعلق قبر کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔ انسان میت سے کلام کر سکتا ہے۔ روح کا تعلق آسمان سے بھی ہوتا ہے۔ جہاں اس کے لئے ایک مقام ملتا ہے۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ یہ ایک ثابت شدہ صداقت ہے۔ ہندوؤں کی کتابوں میں بھی اس کی گواہی موجود ہے۔ یہ مسئلہ عام طور پر مسلمہ مسئلہ ہے۔ بجز اس فرقہ کے جو نفی بقاءِ روح کرتا ہے۔ اور یہ امر کہ کس جگہ تعلق ہے۔ کشفی قوت خود ہی بتلا دے گی۔ جیالوجسٹ (عالمِ علمِ طبقات الارض) بتلا دیتے ہیں کہ یہاں فلاں دھات ہے۔ اور وہاں فلاں کان ہے۔ دیکھو ان میں ایک قوت ہوتی ہے۔ جو فی الفور بتلا دیتی ہے۔ پس یہ بات ایک سچی بات ہے۔ کہ ارواح کا تعلق قبور سے ضرور ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اہلِ کشف توجہ سے میت کے ساتھ کلام بھی کر سکتے ہیں۔ اور اوہام اور اعتراضوں کا سلسلہ تو ایسا لمبا ہے۔ کہ ختم ہی نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۷۶ تا ۲۸۰ بحوالہ الحکم جلد ۳ نمبر ۳ صفحہ ۳-۷ پرچہ ۲۲ جنوری ۱۸۹۹ء)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۷/۹/۵۳ کو پشاور میں مکرم شیخ منظفر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے برادرم عطاء المنان صاحب برادرِ اصغر مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ کا محترمہ امۃ الحفیظ شہناز صاحبہ بنت میاں عبد اللطیف صاحب سپرنٹنڈنٹ الیکٹرسٹی ڈیپارٹمنٹ پشاور کے ساتھ نکاح کا بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر اعلان فرمایا۔ اسی دن شام کو میاں عبد اللطیف صاحب کے گھر سے برات رخصت ہو کر جناب ایکسپریس پر ربوہ واپس چلی گئی۔ احباب کرام دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔ خاکسار مرزا محمد لطیف اکبر احمدیہ دار التبلیغ پشاور شہر۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھائی جان سارجنٹ بشیر الدین احمد صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ معین الدین احمد بی۔ ایس۔ سی تعلیم الاسلام کالج لاہور

(۲) ہم ۱۷ آدمیوں پر ایک مقدمہ دائر ہوا ہے۔ احباب ہماری بریت کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار شریف احمد ڈیرھوی قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقام کرنڈی ریاست خیرپور (سندھ) (۳) میرا چھوٹا بھائی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ بشارت احمد کلرک نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ

ولادت مورخہ ۹ اگست ۱۹۵۳ء کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے پہلا لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرید احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ عزیز نومولود قاضی عبد السلام صاحب بھٹی پرنسپل پارک روڈ سکول نیروبی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے لمبی عمر دے۔ دیندار بنائے۔ اور دینی و دنیوی نعمائے سے متمتع کرے۔ آمین۔ خاکسار [illegible] پوسٹ بکس ۵۵۵ نیروبی برٹش ایسٹ افریقہ

استغفار اور درود شریف کس طرح پڑھنا چاہیے؟

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ ج ربوہ کے زیر انتظام مورخہ ۱۵ ر اکتوبر محلہ کی مسجد میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب قدسی راجیکی نے احمدی نوجوانوں سے نہایت پرمعارف انداز سے خطاب فرمایا۔ افادۂ عام کے لئے خلاصۃً اس کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ آپ کی تقریر سے قبل مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین نے بھی تقریر فرمائی اور خدام کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت مولانا راجیکی صاحب نے خدام کو اپنے اندر معرفت پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے۔ ارشاد فرمایا کہ جب تک کھوٹے کھرے کی پہچان حاصل نہ ہو نفع نقصان میں فرق کرنا بہت مشکل ہے۔ ہیرا اگر کسی بچہ یا انجان شخص کو مل جائے۔ تو اس کو اس کی کیا قدر ہو سکتی ہے۔ مگر جوہری ہیرے کی قدر کو خوب پہچانتا اور اس کی دل و جان سے قدر کرتا ہے۔

اسی سلسلہ میں مختلف امثلہ کے بعد مولانا راجیکی صاحب نے اپنی پرمعارف تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ چنانچہ میں کثرت سے پڑھتا ہوں۔ اور میں نے اس سے بہت فائدے اٹھائے ہیں۔ مگر جس ذوق سے میں اسے پڑھتا ہوں۔ وہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ بھی اگر اسی ذوق سے پڑھیں گے۔ تو کچھ اور ہی لطف آئے گا۔ استغفار اس ذوق سے پڑھنی چاہیئے کہ اے میرے مولا کریم مجھ میں بہت خامیاں ہیں۔ میں گنہگار ہوں۔ مجھ میں اخلاقی اور مادی کمزوریاں ہیں۔ مگر اے میرے خدایا میں تجھ کو مانتا ہوں۔ اور دنیا کو معلوم ہے کہ میں خدا کا نام لیوا ہوں۔ اس لئے میری ان بدیوں غلطیوں اور کوتاہیوں کو دور فرما تاکہ لوگ یہ نہ کہیں۔ کہ دیکھو یہ خدا کا ماننے والا ہے۔ اور اس میں یہ یہ گند ہے۔ تو اے میرے خدا کہیں میری غلطیوں اور گناہوں سے تیری ذات پاک پر حرف نہ آئے اس لئے میری غلطیاں دور فرما۔

پھر اس سے اتر کر یہ کہ میں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والا ہوں۔ لوگ جب میری غلطیوں اور کوتاہیوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ دیکھو یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماننے والا ہے۔ اور اس میں یہ یہ غلطیاں ہیں۔ اس طرح تیرے پاک رسول پر حرف آنے کا ڈر ہے۔ اس لئے میری کوتاہیوں کو دور کر پھر اس سے اتر کر یہ کہ میں نے تیرے مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے۔ اور لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ میں احمدی ہوں۔ اگر غیر دل کو میری غلطیوں اور کوتاہیوں کا علم ہو گیا۔ تو کہیں گے کہ دیکھو یہ مرزا صاحبؑ کا ماننے والا ہے اور اس میں اتنے نقائص ہیں۔ اور فلاں فلاں برے کاموں میں مبتلا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حرف آتا ہے۔ اور پھر اس سے اتر کر یہ کہ میں مبائع ہوں اور میں خلافت کو ماننے والا ہوں۔ میری کوتاہیوں کو دیکھ کر غیر مبائع لوگ کہیں گے کہ یہ محمود کا ماننے والا ہے۔ اور اس کا یہ حال ہے۔ غرض اس طرح جب تک تم خدا اور اس کے رسول۔ اسلام اور اس کے خلفاء کو اپنی دعاء میں شامل نہیں کرو گے۔ خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں کیسے آ سکتی ہے جب تم ذوق سے دعا کرو گے۔ تو خدا اپنے فرشتوں کو حکم دے گا۔ کہ یہ تو ہماری عزت اور ہمارے رسول اور اسلام۔ اور اس کے خلفاء برحق کی عزت کی خاطر دعا مانگتا ہے۔ کہ کہیں ان غلطیوں اور کوتاہیوں سے ان پر حرف نہ آ جائے۔ چونکہ یہ ہماری عزت اور نام کو بلند کرنے کے لئے۔ اپنے گناہوں سے بخشش چاہتا ہے۔ اس لئے اے میرے فرشتو۔ جاؤ۔ اور اس کے تمام گناہ اور بدیاں دھو ڈالو اور اس کو پاک کر دو۔

ایسے ہی درود شریف بھی کثرت سے پڑھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی برکات کا موجب ہے۔ اور اس ذوق سے پڑھنا چاہیئے کہ اے خدا دنیا کی تمام چیزوں کا علم تیری ذات کو ہے۔ تو اپنے علم کی وسعت کے اعتبار سے۔ جو برکت اور رحمت ممکن ہو سکتی ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نازل فرما۔ اور ایسے ہی درود میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خلفاء اور اولیاء کو بھی شامل کرنا چاہیئے۔

مولانا موصوف کی یہ پرمعارف تقریر ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ اور آپ نے اپنی تقریر کے اختتام پر باآواز بلند ایک لمبی دعا فرمائی۔ جس کے بعد جلسہ برخواست ہوا

(محمد صالح نور واقفِ زندگی)

حضرت لوط علیہ السلام

از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد پروفیسر جامعۃ المبشرین

قرآنِ مجید میں حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر مندرجہ ذیل مقامات میں ہے۔ الاعراف رکوع ۱۵۔ ہود ع ۷۔ حجر ع ۴ و ع ۵ شعراء ع ۸۔ نمل ع ۴۔ عنکبوت ع ۳ ع ۴۔ صٰفٰت ع ۴۔ ذاریٰت ع ۲۔

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ حضرت ابراہیم پر ایمان لائے۔ اور آپؑ کے ساتھ ہی عراق سے ہجرت کر کے شام آئے تھے۔ ہجرت کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو بھی نبوت سے سرفراز فرمایا اور آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں ہی۔ آپؑ کے تابع نبی ہوئے۔ اور سدوم۔ اور عمورہ بستیوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے۔ لیکن حسب سنتِ قدیمہ۔ ان لوگوں نے بھی حضرت لوط علیہ السلام کا انکار کیا اور آپؑ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ اس قوم میں راہ زنی اور لواطت کی رسم بری طرح راسخ تھی۔ حضرت لوط جب کبھی ان کو اس سے باز رہنے کی نصیحت فرماتے۔ تو یہ لوگ آپؑ کے اور آپؑ کے متبعین کے ساتھ تمسخر کرتے۔ اور کہتے کہ آپ بڑے پاکباز آئے ہیں ہمیں نصیحت کرنے، رہنے دو ہمیں تمہاری نصیحت کی ضرورت نہیں۔ اور اگر زیادہ بڑھے تو ہم تمہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے۔ بہرحال یہ قوم تمرّد میں بڑھتی ہی گئی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اپنے نیک لوگوں کے ذریعہ حضرت لوط علیہ السلام تک ان کی قوم پر عذاب کی خبر بھجوائی۔ یہ لوگ پہلے حضرت ابراہیم کے پاس گئے۔ اور انہیں کہا کہ اس اس طرح ہمیں خبر دی گئی ہے۔ کہ لوط کی قوم پر بہت جلد عذاب آنے والا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ ایک تو نبی متبوع تھے۔ اور دوسرے فطرتاً بہت نرم دل۔ اللہ تعالیٰ سے عذاب کے ٹلائے جانے اور لوط کی قوم کو ہدایت دیئے جانے کی دعائیں مانگنے لگے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیم! اب اس قوم پر عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے اب اس قسم کی درخواستوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ پھر حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے۔ جب یہ لوگ حضرت لوطؑ کی بستی کے پاس پہنچے۔ تو حضرت لوطؑ نے ان لوگوں کو اپنے گھر چلنے کی دعوت دی۔ انہوں نے اس خیال سے کہ انہیں تکلیف ہو گی۔ گھر جانے سے انکار کیا۔ حضرت لوطؑ نے اصرار کیا انہوں نے پھر انکار کیا۔ جس سے حضرت لوط علیہ السلام کو تکلیف ہوئی۔ کہ میرے مہمان میری مہمانی کیوں قبول نہیں کرتے۔ ادھر حضرت لوط علیہ السلام کو اپنی قوم سے بھی خطرہ پیدا ہوا۔ وہ پہلے شرارتوں کے عادی تھے۔ اب بھی انہیں خطرہ تھا کہ کوئی شرارت نہ کریں۔ حضرت لوط علیہ السلام چونکہ مہمان نواز تھے اس لئے وہ اپنے مہمانوں کو رات بسر کرنے کے لئے اپنے گھر لے آئے تاکہ لوٹے نہ جائیں۔ آپؑ کی قوم آپؑ کے پاس اس طرح مہمانوں کے آنے سے چڑتی تھی۔ اور یہ کہا کرتی تھی۔ کہ تم اجنبی لوگوں کو اپنے گھر میں نہ لایا کرو۔ کیونکہ اس سے خطرہ ہے کہ وہ رات کو شہر کے دروازے کھول کر ہماری دشمن قوم کو ہمارے اوپر چڑھا لائیں۔ اس معاملہ میں آپؑ کی قوم کی آپؑ کے ساتھ تکرار رہتی تھی) اس دفعہ بھی حضرت لوط علیہ السلام کو اپنے مہمانوں کے سامنے اپنی قوم کے۔ اسی تکرار کا خطرہ تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آپؑ کی قوم کے شریر افراد آپؑ کے پاس غصہ سے بھرے ہوئے بھاگے ہوئے آئے۔ کہ لوط کیوں ہماری ہدایت کے خلاف اجنبیوں کو لے آئے ہیں۔ اور اندر ہی اندر خوش بھی ہو رہے تھے۔ کہ اب ان کو پکڑنے کا موقعہ مل گیا۔ اب ہم اس کا آخری فیصلہ کر کے ہی رہیں گے۔ حضرت لوط علیہ السلام ڈرے کہ کہیں وہ مجھے مہمانوں کے سامنے شرمندہ نہ کریں۔ آپؑ نے ان لوگوں سے کہا کہ میری دو بیٹیاں تمہارے قبضہ میں ہیں۔ (آپؑ کی دو بیٹیاں اسی قوم میں بیاہی ہوئی تھیں) اگر تم مجھ سے کوئی امر مصالح ملکی کے خلاف دیکھو۔ تو ان کے ذریعہ سے مجھے تکلیف پہنچا سکتے ہو۔ گویا آپؑ نے اپنی بیٹیاں بطور یرغمال پیش کیں۔ لیکن یرغمال کے متعلق چونکہ دستور تھا کہ اس میں نرینہ اولاد رکھی جائے۔ اس لئے ان لوگوں نے جواب دیا۔ کہ لڑکیاں رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور تمہیں معلوم ہی ہے کہ ہم تم سے کیا چاہتے ہیں ہم تمہیں بار بار کہتے ہیں۔ کہ اجنبی ہمارے علاقہ میں نہ لایا کرو۔ یرغمال کی پیشکش سے ہمارا مقصود پورا نہیں ہو سکتا۔ ان کی غرض یہ تھی۔ کہ اس بہانہ سے ان کے پاس سے مہمانوں کی آمد و رفت روک کر ان کی تبلیغ بند کی جائے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ہم یہ مطالبہ بھی کر دیں گے۔ کہ تم خود اجنبی لوگوں سے تعلقات رکھتے ہو۔ اس لئے ہم تمہیں کسی اجنبی سے بھی نہیں ملنے دیں گے۔ گویا اس طرح وہ آپؑ کی تبلیغ کلیتہً بند کرنا چاہتے تھے۔ اس وقت حضرت لوط نے بے بس ہو کر دعا کی۔ کہ خدایا اب تو یہ بات میرے بس میں نہیں رہی۔ اس لئے اب تو ہی اس قوم سے معاملہ کر۔ فرستادوں نے جب حضرت لوطؑ اور ان کی قوم کی یہ حالت دیکھی تو کہا کہ اے لوطؑ! خوف نہ کر ہم تیرے پاس تیری قوم کے عذاب کی خبر ہی لے کر آئے ہیں۔ صبح سے پہلے پہلے یہ ساری قوم تباہ ہو جائے گی۔ اس لئے اپنے اہل و عیال کو لے کر اس بستی سے باہر چلا جا۔ چنانچہ حضرت لوط ان لوگوں کو لے کر جو آپؑ پر ایمان لائے تھے۔ بستی سے باہر چلے گئے۔ آپؑ کی بیوی چونکہ آپؑ پر ایمان نہ لائی تھی۔ اس لئے وہ قوم کے ساتھ ہی اس بستی میں رہی۔ اور صبح کے وقت جب عذاب آیا۔ وہ بھی دوسروں کے ساتھ ہلاک ہو گئی۔

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا علاقہ جو

ربوہ میں مزید رہائشی قطعات قیمتوں میں تخفیف

(۱) احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ربوہ کے مختلف محلوں میں بموقعہ رہائشی قطعات نکلے ہیں۔ ہر محلہ میں موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ نرخ مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن پہلے کی نسبت قیمتوں میں معتد بہ کمی کر دی گئی ہے۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط و کتابت تفصیل سے معلوم فرمائیں۔ یا خود تشریف لا کر موقعہ محل دیکھ کر جگہ پسند فرمائیں۔ قیمت یکمشت وصول کی جائے گی۔

(۲) جن دوستوں نے ان قطعات کی امید میں پیشگی رقوم پہلے نرخ پر جمع کرائی تھیں۔ ان کو اختیار ہے۔ کہ چاہیں تو ادا کردہ رقم کے لحاظ سے حساب کر کے مزید زمین لے لیں۔ اور چاہیں تو زائد رقم واپس لے لیں۔

(۳) جو دوست باہر کے محلوں سے اندر کے محلوں میں اپنی زمین تبدیل کرنا چاہیں۔ وہ بھی اپنی ادا کردہ قیمت اور نئے قطعات کی قیمت کا فرق ادا کر کے تبادلہ کرو سکتے ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ

(۱) کوئی شخص جس نے ربوہ زمین حاصل کی ہے یا آئندہ کرے مجاز نہ ہوگا۔ کہ اس زمین کو کسی دوسرے شخص کے پاس بذریعہ ہبہ یا کسی اور طریق سے بغیر تحریری منظوری ناظر امور عامہ انتقال کرے۔

(۲) اسی طرح زمین پر جو عمارت تعمیر ہوئی ہے یا آئندہ تعمیر ہو اس کی بھی آئندہ کسی دوسرے شخص کے پاس ہر قسم کے انتقال میں مذکورہ بالا منظوری لازمی ہوگی۔

(۳) اس اراضی اور اس پر تعمیر شدہ عمارت کو کرایہ پر دینے کے متعلق بھی یہی شرائط ہیں کہ بلا تحریری منظوری ناظر امور عامہ اس عمارت کو کسی دوسرے شخص کو کرایہ پر نہ دے سکے گا۔ ورنہ کرایہ دار کا معاملہ پیش کرنے کا فیصلہ لینے کی ذمہ داری مقاطعہ گیر ہوگی۔

ہر صورت میں عمل درآمد فیصلہ کے بعد ہوگا۔ یا بعد منظوری عملدرآمد درست نہ ہوگا۔ علاوہ اس کے ضروری ہوگا کہ مقاطعہ گیر کوئی عمارت کرایہ پر دینے سے پہلے دیکھ لے کہ جس شخص کو وہ عمارت کرایہ پر دے رہا ہے۔ اس کے پاس نظارت امور عامہ کا ربوہ میں رہائش رکھنے کا تحریری اجازت نامہ ہے۔ جو کہ درخواست کرنے پر نظارت سے مل سکتا ہے۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

ضروری اور قابل توجہ اطلاع

نظام وصیت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی وحی پا کر شروع فرمایا۔ اور اس کو مالی قربانی قرار دیا۔ تاکہ اس مال کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی جا سکے۔ اور اس قربانی کو کم از کم ۱/۱۰ حصہ قرار دے کر اس کی ادائیگی لازمی قرار دی۔ پس جو شخص وصیت کرتا ہے۔ وہ اسی تعمیل کی تعمیل کرتا ہے۔ اور یقیناً بڑی قربانی کرتا ہے۔ اس مالی قربانی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اپنے مالی توازن کا جائزہ لینے کے لئے کئی سال سے یہ قاعدہ بنایا ہوا ہے۔ کہ ہر موصی سے اس کی اصل آمد سال گذرنے کے بعد معلوم کی جائے۔ تاکہ صدر انجمن احمدیہ کو اپنی مالی حالت کا علم ہو سکے۔ اور اس لئے بھی کہ ایسا نہ ہو کہ موصی کی آمد زیادہ ہو۔ مگر اس سے چندہ کا مطالبہ کم ہو۔ اور بعد میں موصی کے ذمہ بقایا نکلے۔ اور موصی کو پریشانی ہو۔ ہر موصی سے ہر سال گذرنے کے بعد اس کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے صدر انجمن نے ایک فارم تجویز کیا ہے۔ وہ فارم ہر سال ہر موصی کو بھیجا جاتا ہے۔ مگر بعض احباب اس کی اہمیت کو نظر انداز کر کے اس کو پُر کر کے واپس نہیں بھیجتے۔ جس کے نتیجہ میں صدر انجمن احمدیہ ان کی آمد معلوم کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ اور ریزولیوشن کے ماتحت ان کو بقایا دار تصور کر کے ایسے موصی کی وصیت منسوخ کر دی جاتی ہے۔ پس اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جب یہ فارم کسی موصی کے پاس پہنچے جلد پُر کر کے واپس بھیج دیا کریں۔ اور دفتر کو بار بار یاد دہانی پر مجبور نہ کیا کریں۔ اس سے بلا وجہ کام میں تعطل ہوتا ہے۔ اور سلسلہ کا روپیہ غیر ضروری خط و کتابت پر ضائع ہوتا ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواست دعا: میری والدہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ کبھی کچھ افاقہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بیماری بگڑ جاتی ہے۔ احباب میری والدہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (مستری رفیق احمد احمدیہ ہال کراچی)

تحریک جدید کے متعلق خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

”نوجوانوں کو خصوصاً خدام الاحمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ جہاں جہاں بھی ہوں پورے زور کے ساتھ اس میں حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ سارے شہر اور علاقہ میں پھریں۔ خود وعدے لکھوائیں۔ اور جو لوگ اس میں شامل نہیں۔ یا جو لوگ مصنوعی طور پر اس میں شامل تھے۔ یعنی ان کے برسر روزگار نہ ہونے کی وجہ سے ان کے والدین نے رسمی طور پر ان کی طرف سے حصہ لیا ہوا تھا۔ یا جن لوگوں نے پورے طور پر حصہ نہ لیا تھا۔ ان سے وعدے لکھوائیں۔ اور پھر ان کی وصولی کی طرف بھی توجہ دیں“

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی)

چندہ مسجد مبارک ربوہ

یہ امر احباب کرام کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے۔ کہ مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے۔ پانی کے لئے کنواں تیار ہو رہا ہے۔ اور وضو کے لئے ٹونٹیاں بنانی ہیں۔ نیز بجلی آنے پر سقفی پنکھے اور دیگر ضروریات روشنی وغیرہ کے لئے روپیہ کی ضرورت درپیش ہے۔

جماعت کے وہ دوست جنہوں نے کسی وجہ سے اس سے قبل مسجد مبارک کا چندہ ادا نہیں کیا۔ ان کے لئے اب ثواب حاصل کرنے کا موقع ہے۔ عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے دوستوں کا جائزہ لیں۔ اور جن جن دوستوں نے اس کار خیر میں اب تک حصہ نہ لیا ہو۔ ان کو چندہ مسجد مبارک ادا کرنے کے لئے تحریک فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور جس قدر رقم اس مد کی وصول ہو جائے۔ وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں برچندہ مسجد مبارک ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

امتحان کتاب فتح اسلام

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ

شعبہ تعلیم کے ماتحت امتحان کتاب فتح اسلام مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۸ نومبر ۱۹۵۳ء کو منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی اپنی اپنی لجنہ میں اس کی تحریک کر کے امتحان دینے والی بہنوں کے نام معہ ۲ آنہ فی کس کے حساب سے ارسال فرمائیں۔

اگر کسی بہن کے پاس یہ کتاب موجود نہ ہو تو دفتر لجنہ اماء اللہ میں اطلاع دے کر منگوا لیں۔ کتاب کی قیمت ۱۰ آنہ ہے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

پاکستان کے قائم مقام گورنر جنرل میاں عبدالرشید نے عہدہ سنبھال لیا

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ گورنر جنرل ہاؤس میں کل چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس عبدالرشید نے ٹھیک دس بجے صبح قائم مقام گورنر جنرل کی حیثیت سے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا چیف کورٹ آف سندھ کے چیف جج مسٹر جسٹس جی بی کانسٹنٹائن نے ان سے حلف لیا۔ گورنر جنرل ہاؤس کے دربار ہال میں تقریباً ڈیڑھ سو مہمانوں کے سامنے یہ رسم ادا کی گئی۔ سفرا وزرا۔ وزیر اعلےٰ سندھ اور سندھ کے دوسرے وزرا۔ سندھ چیف کورٹ کے جج والیان ریاست۔ ممبران دستور یہ اور دیگر اعلےٰ سول و فوجی افسر موجود تھے۔

جیسے ہی مسٹر جسٹس عبدالرشید دربار ہال میں تشریف لائے۔ گورنر جنرل کے باڈی گارڈز نے ان کی آمد کا بگل بجا کر اعلان کیا۔ پاکستانی بحریہ کے بینڈ نے شاہی نغمہ بجایا اور میاں عبدالرشید نے سلامی لی۔ دربار ہال میں کیبنٹ سیکرٹری مسٹر عزیز احمد نے ملکہ الزبتھ کا وہ حکم پڑھا جو قائمقام گورنر جنرل کے تقرر سے متعلق تھا۔ مسٹر جسٹس جی بی کانسٹنٹائن نے حلف نامے کے الفاظ پڑھے۔ جو میاں عبدالرشید نے دہرائے۔

حلف اٹھانے کے بعد قائمقام گورنر جنرل سے کیبنٹ سیکرٹری نے ان کے تقرر کے کاغذ پر دستخط لئے۔ اور پھر گورنر جنرل کا خاص پرچم گورنر جنرل ہاؤس پر لہرایا گیا۔ بینڈ نے پھر شاہی نغمہ بجایا۔ اور ۳۱ توپوں کی سلامی دی گئی قائمقام گورنر جنرل نے دربار ہال سے نکل کر پاکستانی بحریہ کے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد وہ سفرا اور دوسرے مہمانوں سے ملے۔

انڈین سائنس کانگرس

بمبئی ۱۹ اکتوبر۔ یہاں معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲ جنوری کو وزیر اعظم نہرو حیدرآباد میں ۴۱ ویں انڈین سائنس کانگرس کا افتتاح کرینگے۔ مشہور غیر ملکی سائنسدانوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ کانفرنس کے ایک ہفتہ جاری رہنے کی توقع ہے۔ اور سائنس کے ۱۳ مختلف شعبوں کی کانفرنسیں الگ الگ ہوں گی

مسٹر ہوور ایران سے برطانیہ کو

تہران ۱۹ اکتوبر مسٹر ہربرٹ ہوور (جونیئر) امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے تیل کے معاملات میں مشیر یہاں سے لنڈن جا کر اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے تنازعے کے حل کی کوشش کریں گے:

ملیریا کے خلاف مہم

حیدرآباد ۱۹ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ حیدرآباد میونسپلٹی نے شہر میں ملیریا کے خلاف ایک مہم شروع کر دی ہے۔ حکام

نے اس مہم کے لئے دس ہزار روپیہ کی دوائیں خریدی ہیں۔

تہران میں ایک ایڈیٹر کی گرفتاری

تہران ۱۹ اکتوبر۔ کریم پور شیرازی ایڈیٹر اخبار "شورش" کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر یہ الزام ہے کہ گزشتہ ماہ اگست میں ایک تقریر کرتے ہوئے انہوں نے بادشاہ کی جلا وطنی کا مطالبہ کیا تھا۔ اور شاہی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں شرکت کی تھی ÷

چودھری محمد علی کی دہلی سے روانگی

نئی دہلی ۱۹ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر مالیات و اقتصادیات چودھری محمد علی آج شام دہلی سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ صبح کے وقت وہ نیلو کھیڑی جا کر وہاں ایک منصوبہ دیکھتے ہوئے کار کے ذریعہ سرحد پاکستان کی طرف جائیں گے

مسافروں سے بھرا ہوا طیارہ پھٹ گیا

نیویارک ۱۹ اکتوبر۔ ایسٹرن ایرلائنز کا ایک طیارہ جس میں ۲۲ مسافر اور ۵ عملہ کے آدمی موجود تھے ایڈلوائلڈ ہوائی مستقر سے باہر اڑتے اڑتے پھٹ گیا۔ اور تباہ ہو گیا۔ اس وقت فضا میں سخت دھند کے سبب آس پاس کی کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔

شاہ حسین زیر علاج ہیں

عمان ۱۹ اکتوبر۔ یہاں کے سرکاری حلقوں کو یہ خبر ملی ہے۔ کہ شاہ حسین ۳۰ اکتوبر کو اردن واپس آئیں گے۔ مادر ملکہ ملکہ زین اور امرا ۲۱ اکتوبر کو واپس آئیں گے۔ اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ شاہ اور مادر ملکہ ابھی تک زیر علاج ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ملکہ کی صحت اس وقت اپریشن کی اجازت نہیں دیتی۔

یوگوسلاویہ کی فوج اٹلی کا مقابلہ کریگی

پیرس ۱۹ اکتوبر۔ یوگوسلاویہ کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے مارشل ٹیٹو اور لندن آبزرور کے ایک نمائندے کے درمیان ملاقات کی تفصیل شائع کی ہے۔ مارشل ٹیٹو نے اس نمائندے کو بتایا۔ کہ اگر ٹریسٹ کو اٹلی کے حوالے کیا گیا۔ تو یوگوسلاویہ کی فوج اس کا مقابلہ کرے گی۔ انہوں نے کہا۔ کہ یوگوسلاویہ اینگلو امریکی فوجوں سے جنگ کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن اگر معاہدہ اوقیانوس کا سہارا لے کر یوگوسلاویہ کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی۔ تو اس کے نتائج خطرناک نکلیں گے

دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ وزیر اعلےٰ مشرقی بنگال مسٹر نورالامین نے کہا ہے کہ مجوزہ آئین پر غور و خوض اس اجلاس میں ختم ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ ۱۹۵۴ء میں بجٹ اجلاس کے بعد آئین کے مسودہ پر غور کیا جائے۔ اور ۱۹۵۵ء میں سارے پاکستان میں عام انتخابات کئے جائیں۔ بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور و خوض کی تحریک پر عام بحث میں وزیر اعلےٰ مشرقی بنگال نے کہا کہ اسلام ہی دنیا کے مصائب کا واحد علاج ہے۔ جو کمیونزم اور سرمایہ داری میں بٹی ہوئی دنیا کے لئے درمیانی راہ تجویز کرتا ہے۔

نورالامین

وزیر اعلےٰ مشرقی بنگال مسٹر نورالامین نے اپنی تقریر جو گزشتہ اجلاس میں ختم نہ ہوئی تھی جاری رکھی انہوں نے کہا کہ جداگانہ انتخابات پر نکتہ چینی کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہم نے اقلیتوں کے حقوق کی کافی ضمانت دے دی ہے۔ جداگانہ انتخابات کی سوائے چند اشخاص کے جو آج بھی کانگریس کے نظریہ کے حامی ہیں کوئی مخالفت نہیں کرتا۔ یہ لوگ کانگریس کے نظریہ کی تبلیغ کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو نظم و نسق میں حصہ دینے کا جہاں تک تعلق ہے۔ مشرقی بنگال میں تقسیم کے بعد جو تقرریاں ہوئیں۔ ان میں سے ۷۵ فیصدی ہندوؤں کی تھیں۔ لیکن یہ لوگ استعفٰے دیکر چلے گئے یا بھاگ گئے۔ اب بھی لاکھوں روپیہ بھارت منتقل کیا جاتا ہے۔ محض تعصب کی بناء پر کانگرسی ممبر جداگانہ انتخاب کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔ ہمارے پڑوسی ملکوں میں تو اقلیتوں کی آواز کو دبا دیا جاتا ہے لیکن ہماری حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ مخلوط انتخابات دلیل کے خلاف ہیں۔ اسلام آج تمام خرابیوں کا علاج کر سکتا ہے۔ اور دنیا کو جو سرمایہ داری اور کمیونزم میں بٹی ہوئی ہے اسلام ہی درمیانی راستہ دکھا سکتا ہے۔ اسے تمام دنیا میں قبول کر لیا جانا چاہیئے۔ اور مجھے توقع ہے کہ بہت سے ممالک اسلامی نظریہ کو قبول کر لیں گے۔ اسلام میں انسانوں کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھا گیا۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں فضول تقریروں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر ہم نے وقت ضائع کیا۔ تو آئین سازی میں دیر ہو گی۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس اجلاس میں آئین سازی کا کام مکمل کر لیں اور ۱۹۵۴ء میں بجٹ اجلاس کے بعد آئین کے مسودے پر غور ہو جائے۔ اس طرح ۱۹۵۵ء تک عام انتخابات ہو سکیں گے۔ انتخابات میں کافی تاخیر پہلے ہی ہو چکی ہے۔ اس لئے آئین سازی میں ہم سے تعاون کیا جانا چاہیئے۔

نندی

مسٹر بی۔ سی۔ نندی (کانگریس) نے کہا کہ مسٹر نورالامین نے ہم پر کافی کیچڑ اچھالی ہے۔ آخر چند ممبر عوام کے مطالبہ کو نظر انداز کر کے جداگانہ انتخابات کرانے پر کیوں اڑے ہوئے ہیں۔ مسٹر نورالامین نے کہا ہے کہ مسلم لیگ نے پاکستان حاصل کیا۔ اور اسی پر یہاں کا آئین بنانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ پاکستان صرف اس لئے نہ بنا تھا کہ یہاں مسلمان اپنے نظریہ حیات کے مطابق رہ سکیں۔ آزادی کی جدوجہد میں لڑنے والوں کی جدوجہد کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

ہمیں ڈر تھا۔ کہ مسلم لیگی لیڈر اپنے اختلافات کے باعث بنیادی اصولوں کی رپورٹ اٹھا پھینکیں گے۔ یہ لوگ معمولی معمولی باتوں پر لڑ جھگڑ رہے تھے۔ اب ملک میں صرف یہی پارٹی نہیں۔ جو ۸ کروڑ عوام کی ذمہ داری لے سکے اور ہم جو آئین بنا رہے ہیں۔ وہ صرف اس نسل کے لئے نہیں۔ بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی ہوگا۔

نیا فارمولا صوبائی تعصب اور صوبوں کے درمیان ایک دوسرے سے بے اعتمادی کا مظہر ہے۔ کیا مسلم لیگ کے لیڈروں نے ان مسلمانوں کے خیالات کا جائزہ لے لیا ہے جن کا نظریہ ان سے مختلف ہے۔ دراصل یہ فارمولا اس لئے بنایا گیا ہے۔ کہ لیگی لیڈر آپس میں نہ لڑیں۔ لیکن یہ ناقابل عمل ہے۔ حفاظتی دفعات اس لئے رکھی گئی ہیں۔ کہ ایک صوبہ دوسرے صوبے کے حقوق غصب نہ کر سکے۔ لیکن ایک طرف صوبائی بنیاد پر سیاست میں حصہ لینے کا طریقہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ نیا فارمولا موجودہ حالات میں عارضی طور پر لیگی لیڈروں کے لئے قابل قبول ہے۔

یہ فارمولا عوام پر ایک دھوکہ ہے۔ اور ان کو بیوقوف بنایا گیا ہے۔ چند افراد کو زیادہ اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ آج مذہب کو سیاست میں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اپنی مرضی کا آئین لیگی لیڈر دوسروں پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ مذہبی جنون کو ہوا دے کر سیاسی سازشیں پھیلانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ حکومت بعض دھوکے بازوں کو رقمیں دے کر اپنا آلہ کار بناتی ہے۔ اور اس سے اپنے مطلب کی بات کہلواتی ہے۔ سوامی کلچگانند کو جو موچی سے مسلمان ہوا۔ اب ہندوؤں کا لیڈر قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح مسٹر بروری بھی حکومت کے آلہ کار ہیں۔ ہندوؤں نے پاکستان میں کروڑوں روپے کا سرمایہ لگایا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مشرقی بنگال کے ضمنی انتخابات مسلم لیگ نے اس خوف سے نہ کرائے۔ کہ اسے شکست ہو گی۔ جداگانہ انتخابات سے ہندوؤں کو الگ الگ کیوں کیا جا رہا ہے۔ یہ تو انگریزوں کا طریقہ ہے۔ اور یہ ایک مجرمانہ حرکت ہے۔ مسلم لیگ ہندوؤں اور مسلمانوں میں اور خود ہندوؤں میں انتشار پھیلانا چاہتی ہے۔ حالانکہ اس وقت تک ملک کی بہتری کے لئے اتحاد کی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

پاکستان مسلم لیگ کے نئے عہدیداروں کا انتخاب

میر غلام علی تالپور کو نائب صدر اور چودھری فضل الٰہی کو جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا

کراچی ۱۰ ستمبر۔ پاکستان مسلم لیگ کونسل نے کل شام نائب صدر مسٹر یوسف ہارون اور جنرل سیکرٹری چودھری صلاح الدین کے استعفے منظور کر لئے۔ یہ استعفے پاکستان مسلم لیگ کے نئے صدر جناب محمد علی نے کونسل کو بغرض کارروائی بھجوائے تھے۔ کیونکہ وہ علالت کے باعث کل کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے۔ کل کے اجلاس میں وزیر اعلیٰ سندھ جناب پیرزادہ عبدالستار کی تحریک پر صدارت کے فرائض جناب ملک فیروز خان نون نے سرانجام دیئے۔ جناب یوسف ہارون اور چودھری صلاح الدین کے استعفے منظور کر لینے کے بعد حسب ذیل نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا:۔

(۱) میر غلام علی خان تالپور (سندھ) نائب صدر

(۲) چودھری فضل الٰہی (پنجاب) جنرل سیکرٹری

(۳) میاں جعفر شاہ (سرحد) اور مسٹر غیاث الدین پٹھان جائنٹ سیکرٹریز (۴) غلام محمد میراں شاہ (بہاولپور) فنانشل سیکرٹری۔

ایوان کے ایک طبقے نے ملک فیروز خان نون کے کرسی صدارت سنبھالنے اور نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لانے کے خلاف احتجاج کیا۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ یہ امور ایجنڈے میں شامل نہیں ہیں۔ اس لئے از روئے دستور یہ ساری کارروائی خلاف قاعدہ ہے۔ لیکن ممبران کونسل نے بھاری اکثریت کے ساتھ سابقہ عہدیداروں کے استعفے منظور کئے۔ اور نئے عہدیداروں کا انتخاب بلا مقابلہ عمل میں آیا۔

آغاز کار جب پیرزادہ عبدالستار کی تحریک پر ملک فیروز خان نون نے کرسی صدارت سنبھالی تو انہوں نے سب سے پہلے ممبروں سے درخواست کی کہ وہ نائب صدر اور جنرل سیکرٹری کے عہدے کے لئے دو دو نام تجویز کریں۔ اور کافی دیر تک گڑبڑ رہی۔ خان عبدالقیوم خاں خود سے پریشان ہو کر ڈائس پر پہنچے۔ انہوں نے کہا۔ آج کونسل کے اجلاس کا تیسرا دن ہے۔ اور کارروائی اسی قدر افسوسناک طریقے پر کی جا رہی ہے۔ کہ اس سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ گویا مسلم لیگ کوئی ذمہ دار جماعت نہیں ہے۔ کونسلر چند اہم مسائل کو طے کرنے آئے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ کارروائی باقاعدہ چلے۔ لیکن چند اشخاص مداخلت پر تلے ہوئے ہیں۔ اگر کسی تجویز یا تحریک سے کسی کو اتفاق نہیں تو وہ صحیح طریقے سے اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔ لیکن بعض ممبر کارروائی میں رکاوٹ ڈالنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو مداخلت کا موقع نہ ملنا چاہیئے۔ یہاں نائب صدر اور جنرل سیکرٹری کے عہدے پر زور دیا تھا۔

مسٹر منظر عالم:۔ "میں اس کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہوں۔ میں احتجاج کرتا ہوں۔"

مسٹر منظر عالم کا یہ احتجاج شور میں ڈوب کر رہ گیا۔ وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال مسٹر نورالامین نے کونسل کو بتایا۔ کہ لیگ کے آئین کے مطابق کسی عہدیدار کے استعفے کو منظور یا رد کرنے کا اختیار کونسل کو نہیں۔ جو لوگ جماعت کی خدمت کرنے کو تیار نہیں۔ اور انہوں نے استعفے دے دیا ہے۔ تو ان کا استعفے منظور کر لینا چاہیئے۔

مسٹر یوسف ہارون:۔ "مسٹر نورالامین نے غلط بیانی سے کام لیا ہے میں نے کل بھی کہا تھا۔ کہ میں جماعت کی خدمت کرتا رہوں گا۔"

مسٹر نورالامین:۔ "میرا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ بحیثیت عہدیدار جماعت کی خدمت کو تیار نہیں۔ اور نائب صدارت سے اسی لئے مستعفی ہو گئے ہیں۔"

وزیر اعلیٰ بہاولپور مسٹر حسن محمود نے مسٹر نورالامین کی تجویز کی تائید کر ڈالی۔ لیکن مسٹر منظر عالم اس کی مخالفت کرنے کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر ہارون نے کل بتایا تھا۔ کہ وہ اپنا استعفے صدر کو بھیج چکے ہیں۔ کیونکہ ایک کونسلر نے پرسوں ان کے ایک فیصلے پر اعتراض کرتے ہوئے غلط الزامات لگائے تھے۔ سابق صدر پنجاب مسلم لیگ میاں ممتاز محمد دولتانہ نے مسٹر منظر عالم کی تائید کی اور کہا۔ کہ گو وہ آئین کا پورا احترام کرتے ہیں۔ لیکن معمولی نکتوں پر اتنا زیادہ زور نہ دیا جانا چاہیئے۔ کونسل نے بڑی اکثریت سے نئے صدر کا انتخاب کیا ہے۔

اس کے بعد نائب صدر اور جنرل سیکرٹری مستعفی ہو گئے۔ اس لئے یہ اقدام مناسب تھا کہ وزیر اعظم جماعت کو صحیح طریق سے چلانے کے لئے اپنی ٹیم منتخب کریں۔ لیکن یہ بات کونسل کے وقار کے خلاف ہے کہ وہ استعفوں کو منظور یا نامنظور کرنے کے لئے ووٹ دے۔ صدر جلسہ کو چاہیئے کہ وہ پاکستان مسلم لیگ کے صدر سے پوچھ لیں کہ آیا استعفے منظور کئے جائیں یا نہیں۔ اگر ایسا کر لیا گیا۔ تو ممبران متفقہ طور پر اس کے مطابق کام کریں گے۔ صدر ان عہدوں کے لئے دو نام بھی تجویز کر سکتے ہیں۔ تو کونسل ان کو یہ اختیار بھی دیتی ہے۔ کہ وہ استعفوں کو منظور کریں۔ یا رد کر دیں۔ ملک فیروز خان نون نے کہا کہ صدر نے استعفے کونسل کے سامنے بھیجے ہیں۔ صدر آئین پر سختی سے چلتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے کونسل کے اختیارات میں مداخلت کرنی نہیں چاہیئے۔ مسٹر نورالامین نے استعفے منظور کئے جانے کی جو تجویز پیش کی تھی۔ اس پر ۱۷۵ ممبروں نے ووٹ دیئے ۱۷۰ ووٹ استعفوں کی منظوری کے حق میں، ۵ اس کے خلاف آئے۔ اس کے بعد مشرقی پاکستان کے مسٹر اے۔ کے۔ صبور نے چودھری صلاح الدین کا استعفے منظور کئے جانے کی تجویز پیش کی جس کے حق میں ۸۲ اور اس کے خلاف ۵ ووٹ آئے۔ استعفوں کی منظوری کے بعد ملک فیروز خان نون نے نائب صدر اور جنرل سیکرٹری کے عہدے کے لئے دو دو نام تجویز کئے جانے کی ہدایت کی۔ وزیر صنعت خان عبدالقیوم خان نے نائب صدر کے عہدے کے لئے میر غلام علی تالپور کا نام تجویز کیا جس کی تائید مسٹر نورالامین نے کی۔

میر غلام علی تالپور اس کے بعد نائب صدر منتخب ہو گئے۔ وزیر اعلیٰ سندھ پیرزادہ عبدالستار نے چودھری فضل الٰہی کا نام جنرل سیکرٹری کے عہدے کے لئے پیش کیا۔ ممبران نے چودھری فضل الٰہی کو منتخب کر لیا۔ وزیر اعلیٰ بہاولپور نے میاں جعفر شاہ کا نام جائنٹ سیکرٹری کے عہدے کے لئے پیش کیا۔ اور وہ منتخب ہو گئے۔ جائنٹ سیکرٹری کے دوسرے عہدے کے لئے خان عبدالقیوم خان نے مسٹر غیاث الدین پٹھان کا نام پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈھاکہ میں کونسل کا جو اجلاس ہوا تھا اس میں عہدیدار ایک سال کے لئے منتخب ہوتے تھے۔ بعد میں آئین میں ترمیم کی گئی۔ اور عہدیدار تین سال کے لئے منتخب ہوتے۔ مسٹر منظر عالم نے مسٹر پٹھان کے انتخاب کے خلاف صدر سے احتجاج بلند کیا۔ اور کہا۔ کہ گورنر جنرل کے حکم سے مسٹر پٹھان کو ایک نااہل کابینہ کے رکن کی حیثیت سے برطرف کیا گیا تھا۔ اس لئے وہ جائنٹ سیکرٹری کے عہدے کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ اس کے بعد مسٹر عبدالستار پیرزادہ نے خازن کے عہدے کے لئے مخدوم الملک غلام میراں شاہ کا نام تجویز کیا۔ مخدوم الملک بھی خازن منتخب ہو گئے۔ نئے عہدیداروں نے کونسل کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعض دلائل کہ وہ جماعت کی خدمت کریں گے۔ اور اسے مضبوط بنائیں گے اس کے بعد مرکزی پارلیمانی بورڈ کی خالی نشستیں پُر کرنے کا اختیار مجلس عاملہ کو دینے کی ایک تجویز منظور ہوئی۔ جو مسٹر نورالامین نے پیش کی۔ اس کی تائید پیرزادہ عبدالستار نے کی۔ شیخ عزیز الرحمٰن نے نئے آئینی عارضی کا خیر مقدم کرنے کے لئے ایک تجویز پیش کرنی چاہی وہ اسے پڑھنا چاہتے تھے۔ کہ ہال میں سخت گڑبڑ شروع ہوئی اور سخت شور مچایا گیا۔ اس کے بعد اجلاس کل ۱۰ بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔

حضرت لوط علیہ السلام (بقیہ صفحہ)

بحیرہ مردار کے قرب و جوار میں تھا۔ آتش فشاں تھا۔ اور گندھک کی کانوں سے پٹا پڑا تھا۔ ایک طرف آتش فشاں پہاڑ پھٹ پڑے اور بہت بڑے بڑے پتھر مکذبین پر برسنے لگے۔ اور بہتا ہوا لاوا ان کے ارد گرد تہہ بہ تہہ جمع ہو گیا۔ اور دوسری طرف گندھک کی کانوں کے پھٹنے سے جہاں خوفناک دھماکے پیدا ہوئے۔ وہاں شدید زلزلے بھی آئے۔ اور زمین زیر و زبر ہو گئی۔ اور اس طرح اس مکذب قوم کا بھیانک انجام ظاہر ہوا۔

قرآن مجید نے ان کے مسکن کی نشان دہی امام مبین یعنی "واضح شاہراہ" پر کی ہے۔ یہ وہی شاہراہ ہے۔ جو بحیرۂ احمر کے ساتھ ساتھ یمن سے حجاز ہوتی ہوئی بحیرۂ مردار کے پاس سے شام میں چلی جاتی ہے۔ قدیم زمانہ میں اس کو بہت شہرت حاصل تھی۔ عرب کے تمام تجارتی قافلے شمال سے جنوب اور جنوب سے شمال اسی شاہراہ کے ذریعہ سفر کرتے تھے۔ اب بھی بحیرۂ مردار کے خشک پتھر اور کھنگر ادھر سے گذرنے والوں کو اس علاقہ میں رہنے والی قوم کی عظمت رفتہ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ (مصباح اکتوبر ۱۹۵۳ء)

دستور پر بحث (بقیہ صفحہ ۶)

ضرورت ہے مملکت کے سربراہ کے معاملہ میں قائد ملت نے کہا تھا۔ کہ ایک غیر مسلم بھی مملکت کا سربراہ بن سکے گا لیکن یہ لوگ اب اس سے پھر رہے ہیں۔ اور اپنے ساتھیوں سے بھی چالبازی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں بہت سی اچھی باتیں ہیں۔ لیکن کیا قوانین کے ذریعہ لاکھوں عوام اور وزراء کو جو اسلام پر نہیں چلتے زبردستی چلایا جا سکتا ہے؟ ہمیں اسلام پر اعتراض نہیں۔ لیکن جس طریقے سے لوگ اپنے مقاصد کیلئے اسلام کو نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر اعتراض ہے۔

سابق وزیر مسٹر عزیز الدین احمد نے کہا کہ بی پی سی کو پہلے "بنگال پنجاب اختلاف" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ لیکن اب یہ بنگال پنجاب مصالحت سے تبدیل ہو گئی ہے۔ اس لحاظ سے شاندار ہوا ہے۔ اچھا ہے۔ کہ مشرقی بنگال نے کچھ قربانی کی کہ پاکستان کو فائدہ پہنچ سکے تو اس کے دوامی جذبہ قربانی کا مظہر ہے۔ انہوں نے کہا۔ اسلامی آئین سے تعلیم و تربیت وہ نہ ہونا چاہیئے انہوں نے وفاق میں مختلف یونٹوں کے درمیان اختیارات اس طرح تقسیم کرنے کا مشورہ دیا کہ ہر یونٹ کو ترقی کا پورا موقعہ مل سکے۔

مسٹر غیاث الدین پٹھان نے بھی اپنی تقریر میں مخالف ممبروں کے اعتراضات کا جواب دیا۔ ان کی تقریر جاری تھی کہ اجلاس شام کے ساڑھے چار بجے تک ملتوی ہو گیا شام کا اجلاس شروع ہوا تو مسٹر غیاث الدین پٹھان نے اپنی تقریر جاری رکھی۔

خیرپور کے وزیر اعلیٰ مسٹر مظفر حسن قزلباش نے کہا کہ قرارداد مقاصد بتاتی ہے کہ پاکستان کا آئین اسلامی ہوگا۔ اسلام پاکستان کی قوت اور زندگی کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن و سنت کا جو مفہوم ایک فرقہ نکالتا ہے۔ وہ دوسرے فرقہ پر مسلط نہ کیا جانا چاہیئے۔ اس بات کا پہلے یقین دہانی کی جا چکی ہے۔ اور اسلام کے مختلف طبقات خیال کے عقائد کو کسی طرح ٹھیس نہ پہنچنی چاہیئے۔ اور ایک طبقہ کو نظریہ کو کسی طرح ٹھیس نہ پہنچنی چاہیئے۔ اور ایک طبقہ کے نظریہ کو دوسرے پر مسلط نہ کیا جانا چاہیئے